سوال

شادی کے بعد مالی حالت اچھی نہ ہونے تک عدم مباشرت پر اتفاق

جواب

لحمد للہ.

دی ونکاح تورزق کے اسباب میں سے ایک سبب ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

پنے غیر شادی شدہ مرد اور عورتوں کا نکاح کردو اور اپنے نیک وصالح غلاموں اور لونڈیوں کا، اگر وہ فقراء اور تنگ دست ہیں تو اللہ عزوجل انہیں اپنے فضل سے غنی کردیگا، اللہ بڑا وسعت والا اور جاننے والا ہے (32).

م قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

منکم : یعنی وہ مرد اور عورت جن کی شادی نہیں ہوئی.

قولہ تعالی :

یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ " یعنی تم مرد اور عورت کے فقر کی بنا پر ان کی شادی کرنے سے رک مت جاؤ، اگر وہ فقیر وتنگ دست ہیں تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انہیں غنی ومالدار کردیگا شادی شدہ افراد کو غنی ومالدار کرنے کا وعدہ ہے جو اللہ کی رضا اور گناہ سے اجتناب کرنے کی بنا پر ہے.

ن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

"نکاح کرکے مالداری تلاش کرو" اور پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان ہے :

"مجھے ایسے شخص سے تعجب ہوتا ہے جو نکاح میں مالداری طلب نہیں کرتا"

پھر اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

اگر وہ فقراء اور تنگ دست ہیں تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انہیں غنی کردیگا"

ن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی ایسے ہی مروی ہے"

قرطبی رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

آیت اس بات کی دلیل ہے کہ فقیر وتنگ دست کی شادی کی جائیگی، اور وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں شادی کیسے کروں میرے پال تومال ہی نہیں ہے ؟

نکہ اس کا رزق تو اللہ کے ذمہ ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کرنے والی عورت کا نکاح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے ساتھ کیا جس کے پاس صرف ایک ہی چادر تھی" انتہی

ن (218/12).

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

کے افراد کی مدد کرنا اللہ کے ذمہ ہے : اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص، اور وہ مکاتب غلام جو ادائیگی چاہتا ہو، اور جو عفت وعصمت کی بنا پر نکاح کرنا چاہتا ہو"

بر (1579) سنن نسائی حدیث نمبر (3166) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2509) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے.

نکاح کرلے اور بیوی اپنے میکے ہی رہے، حتی کہ ان دونوں کے لیے اپنا گھر میسر آجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، نوجوان کو کوشش اور جدوجہد کرنی چاہیے کہ وہ کوئی ملازمت حاصل کرلے جس سے وہ اپنا اور بیوی بچوں کا خرچ چلا سکے، تاکہ بیوی اور بیوی کے میکے والے بھی طویل مدت سے نقصان اور ضرر

ر اگر مراد یہ ہے کہ بیوی خاوند کے گھر منتقل ہوجائیگی اور انہوں نے مباشرت نہ کرنے کا اتفاق کر رکھا ہے تاکہ اس مرحلہ میں اولاد پیدا نہ ہو تو ایسا نہیں کرنا چاہیے اس کے کئی ایک اسباب ہیں :

1 مباشر اور ازدواجی تعلقات قائم نہ کرنے میں نکاح کی سب سے اہم مصلحت اولاد کا حصول فوت ہوجاتا ہے.

2 فقر وفاقہ کے ڈر سے اولاد پیدا نہ کرنا اللہ پر توکل کے منافی ہے، اور پھر اس میں اہل جاہلیت سے بھی مشابہت ہوتی ہے جو اپنی اولاد کو فقر وفاقہ کے خدشہ سے قتل کرڈالتے تھے اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے تو ہر نفس کا رزق اپنے ذمہ لے رکھا ہے :

ان باری تعالی ہے :

ں جو کوئی بھی جاندار ہے اس کی روزی اللہ کے ذمہ ہے، وہی اس کے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور ان کے سونپے جانے کی جگہ کو بھی سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے (6).

ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ جس کا تم وعدہ کیے جاتے ہو (22).

ں دو چیزوں پر تنبیہ کرنا ضروری ہے :

ں :

ر اس کی شروط کا پایا جانا ضروری ہے، مرد اور عورت کی رضامندی کا ہونا، اور نکاح کے شرعی موانع نہ ہوں مثلا محرم ہونا یا رضاعت، اور عورت کے ولی کا موجود ہونا، اور دو گواہ بھی ہوں، وگرنہ نکاح صحیح نہیں ہوگا.

م :

بین تعلقات قائم کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، مثلا اس کے ساتھ دل معلق ہونا، بیمار ہونا، ایک دوسرے کو دیکھنا، خلوت کرنا، بات چیت میں نرم رویہ اختیار کرنا، اس کے علاوہ دوسری حرام اشیاء.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

67589